HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI(AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg.No:KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

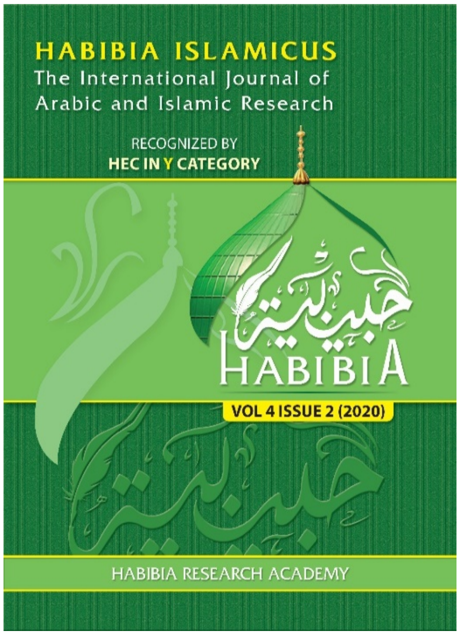

TOPIC:

AN ANALYTICAL STUDY OF SELECTED EDUCATIONAL CHARACTERISTICS OF SIRAT-UL-JINAN FI TAFSEER-IL-QURAN

صراط الجنان فی تفسیر القرآن کے منتخب علمی خصائص کا تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS:

1. *Dr. Ghulam Haider, Lecturer, Department of Islamic Studies, Agricultural University, Faisalabad Email: ghmaghrana@gmail.com*
2. *Dr.Muhammad Shahid, Assistant Professor, Department of Hadith and Hadith Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad Email: Shahid_edu98@yahoo.com*
3. *Dr.Muhammad Yaseen, Assistant Professor, Islamic Studies, National Textile University, Faisalabad Email: yaseen@ntu.edu.pk*

HOW TO CITE: *Haider, Ghulam, Muhammad Shahid, and Muhammad Yaseen. 2020. "URDU 13 AN ANALYTICAL STUDY OF SELECTED EDUCATIONAL CHARACTERISTICS OF SIRAT-UL-JINAN FI TAFSEER-IL-QURAN: صراط الجنان فی تفسیر القرآن کے منتخب علمی خصائص کا تجزیاتی مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 4 (2):153-62. https://doi.org/10.47720/hi.2020.0402u13.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/149

Vol. 4, No.2 || July –December 2020 || P. 153-162
Published online: 2020-12-26

QR. Code

AN ANALYTICAL STUDY OF SELECTED EDUCATIONAL CHARACTERISTICS OF SIRAT-UL-JINAN FI TAFSEER-IL-QURAN

صراط الجنان فی تفسیر القرآن کے منتخب علمی خصائص کا تجزیاتی مطالعہ

Ghulam Haider, Muhammad Shahid, Muhammad Yaseen

ABSTARCT

Holy Qur'an is the last revealed book of Allah Almighty.Our Creator has given complete code of life in it. From the very first day of its revelation, interpretation and explanation of Holy verses started and it will continue till the day of resurrection. Hazrat Muhammad (SAW) was the first teacher of Holy Qur'an and companions of Holy Prophet (SAWS) were the initial students. In the last fourteen hundred years innumerable theologians spent their lives for understanding the message of Holy Quran. This is an interesting reality that there is a long list of Non-Muslims who translated and explained the last book of Allah. In sub-continent extra ordinary efforts are made for commentary of Holy Quran. In Barelvi school of thought the exegesis of Peer Muhammad Karam Shah and Allama Ghulam Rasool Saeedi are very much popular. In 21st century Mufti Muhammad Qasim Qadri,a disciple of Moulana Muhammad Ilyas Qadri, has written commentary of Holy Qur'an. Analytical study of educational characteristics of his Tafseer is done in this research paper. His Tafseer is becoming very popular among the youth. There is dire need to see his methodology of understanding and explaining the verses. The writer's approach towards matters of Fiqh are brought under discussion. Moreover, his style of ethical training of the readers is also highlighted.

KEYWORDS: *Siratul Jinan, Tafseerul Qur'an of Muhammad Qasim Qadri, Mufti Muhammat Qasim Qadri.*

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ۔(۱) "رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارہ گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں"۔(۲) سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ۔(۳) "بیشک یہ قرآن اس (منزل) کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے درست ہے"۔(۴) قرآن مجید کو جب تک سمجھ کر نہ پڑھا جائے اس سے ہدایت کا حصول ناممکن ہے۔ اہل علم نے ہر دور میں قرآن مجید پر غور و فکر کیا اور تفاسیر کے زریعے امت مسلمہ کی بالخصوص اور انسانیت کی بالعموم رہنمائی کی۔ اس مقالے میں عصر حاضر کی ایک اہم تفسیر کے علمی محاسن کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری نے دعوت اسلامی کے امیر مولانا محمد الیاس قادری(۵) اور ان کے رفقاء کی تحریک پر لکھی۔

مفسر کا تعارف: مفتی محمد قاسم ۱۹۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ ۹۳-۱۹۹۲ میں فیضان مدینہ فیصل آباد سے پونے دو سال کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ۱۹۹۴ء میں درس نظامی میں داخلہ لے لیا۔ ابتدا میں جامعہ رضویہ فیصل آباد، پھر جامعہ قادریہ فیصل آباد اور بعد ازیں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ اور آخر میں دورہ حدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد میں کیا۔ دوران تعلیم سب

سعیدی اور مفتی نذیر احمد سیالوی جیسے جلیل القدر علمائے کرام سے اکتساب علم کیا۔ تقریباً آٹھ سال دعوت اسلامی کے مختلف جامعات میں تدریس کی۔ آجکل رئیس دارالافتاء اہلسنت اور مجلس تحقیقات شرعیہ کے نگران کے منصب پر فائز ہیں۔[۶]

مقدمہ تفسیر: صراط الجنان فی تفسیر القرآن دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کے آغاز میں مفسر نے ایک وسیع مقدمہ لکھا ہے۔ یہ مقدمہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں قرآن مجید کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اور قرآن مجید کی گیارہ عظمتیں مختلف آیات کی روشنی میں واضح کی گئی ہیں۔[۷] مثلاً چوتھی عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ قرآن باطل کی رسائی سے دور ہے کہ اس کے پاس کسی طرف سے باطل نہیں آسکتا"۔[۸] اس کے بعد یہ آیت مبارکہ درج کی گئی ہے: لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ[۹] "باطل اس کے سامنے اور اس کے پیچھے (کسی طرف سے بھی) اس کے پاس نہیں آسکتا۔ وہ قرآن اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا تعریف کے لائق ہے"۔[۱۰] اس کے بعد قرآن مجید کے فضائل کے بیان میں تین احادیث درج کی گئی ہیں۔ مفسر نے دو احادیث جامع ترمذی سے لی ہیں جبکہ ایک حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کی ہے۔ احادیث کے حوالہ جات مکمل ہیں لیکن عربی متن کا نہ ہونا ایک تحقیق پسند آدمی کو کھٹکتا ہے۔ نزول قرآن کے چار مقاصد بیان کرتے ہوئے مفتی محمد قاسم لکھتے ہیں:

۱۔ پوری امت کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا۔

۲۔ لوگوں کو کفر و جہالت کے اندھیروں سے ایمان کے نور کی طرف نکالنا۔

۳۔ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانا اور ان کے اختلاف کا تصفیہ کرنا۔

۴۔ اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کی آیتوں میں غور و فکر کر کے نصیحت حاصل کرنا۔[۱۱]

۵۔ مقاصد کی وضاحت قرآنی آیات سے کی گئی ہے۔ مولانا امجد اعظمی کی کتاب بہار شریعت سے قرآن مجید کے چھ آداب بیان کیے گئے ہیں۔[۱۲]

اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور پڑھانے کے فضائل شرح وبسط کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ مکمل حوالہ جات کے ساتھ احادیث درج کی ہیں لیکن عربی متن نہیں ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی یہ حدیث درج کی ہے: حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے"۔[۱۳] پہلے باب کے آخر میں حفظ قرآن کے فضائل اور تلاوت قرآن کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔[۱۴] مقدمے کے دوسرے باب میں قرآن مجید کے جمع و ترتیب اور اس کی تفسیر سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ قراءت قرآن کے حوالے سے مفسر لکھتے ہیں: "عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے رہتے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ اور لہجے مختلف تھے اور حضور پر نور ﷺ کے مقدس زمانے میں قرآن عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرمادی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور

لہجے میں قرآن مجید کی قراءت کرے اگرچہ قرآن مجید "لغت قریش" پر نازل ہوا تھا"۔(۱۵) محولہ بالہ اقتباس اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ اسلام لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ اگر ابتدا میں ہی قریشی لہجے کا پابند کر دیا جاتا تو لوگوں کے لیے مشکلات پیش آسکتی تھیں۔ امام احمد رضا خان فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے دور میں امت مسلمہ کو قریشی لہجے پر جمع کیا گیا اسی لیے انہیں جامع القرآن کہا جاتا ہے۔(۱۶) مفتی محمد قاسم نے تفسیر قرآن کے چار ادوار بیان کیے ہیں۔ پہلے دور کے بارے میں لکھتے ہیں: "اس مرحلے میں سب سے پہلے قرآن مجید کی تفسیر اور اس کے معنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے بیان فرمائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی مراد کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اس کے بعد تاجدار رسالت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے قرآن عظیم کی تفسیر بیان فرمائی"۔(۱۷) یعنی پہلا دور وہ ہے جس میں آنجناب ﷺ بنفس نفیس قرآن کریم کی آیات کی تشریح کرتے رہے۔ دوسرا دور صحابہ کرام کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس دور میں جب لوگوں کو قرآنی آیات کے معنی سمجھنے میں مشکل ہوئی تو انہوں نے صحابہ کرامؓ کی بارگاہ میں حاضری دی اور چشمہ رسالت ﷺ سے فیضیاب ہونے والی ان ہستیوں سے مطالب قرآن سیکھے۔(۱۸) تیسرے دور کا ذکر کرتے ہوئے مفسر لکھتے ہیں: "صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کا زمانہ آیا، ان کے پاس اگرچہ تفسیر قرآن کا ایک معتدبہ ذخیرۃ تھا لیکن وہ پورے قرآن عظیم کی تفسیر نہ تھی بلکہ بعض آیات کی تفسیر تھی"۔(۱۹) تابعین کا انداز تفسیر یوں بیان کرتے ہیں: "سب سے پہلے قرآن مجید کی تفسیر قرآنی آیات سے بیان کی، پھر حضور اقدس ﷺ کی احادیث سے بیان کی اور مزید یہ طریقہ اختیار کیا کہ جہاں انھیں قرآن مجید کی آیات اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے قرآنی آیات کی تفسیر نہ ملی وہاں قرآن مجید کی تفسیر صحابہ کرام ﷺ کے آثار سے بیان کی اور جہاں انھیں تفسیر قرآن سے متعلق صحابہ کرامؓ کے آثار نہیں ملے وہاں انہوں نے اجتہاد واستنباط سے کام لیا اور اسی دور میں کتب تفسیر کا ایک ذخیرہ معرض وجود میں آیا"۔(۲۰) تابعین کے بعد اموی اور عباسی خلفاء کے دور سے لے کر اب تک تفسیر قرآن پر کیے جانے والے کام کو چوتھے دور میں شامل کیا گیا ہے۔(۲۱) مقدمے کے تیسرے باب میں صراط الجنان فی تفسیر القرآن کی گیارہ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ مفسر نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں اما م احمد رضا خان (م:۱۹۲۱ء)، مفتی احمد یار خان نعیمی (م:۱۹۷۱ء)، اور مفتی نعیم الدین مرادآبادی (م:۱۹۴۸ء) کے افکار سے استفادہ کیا ہے۔(۲۲) اس مقدمہ تفسیر کو تعارف قرآن کے حوالے سے ایک جامع مقدمہ کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ ایک اصلاحی تفسیر ہے اور عوام الناس کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے اس لیے مفتی محمد قاسم نے سادہ انداز سے اپنا مدعا تحریر کیا ہے۔

تفسیر کے مآخذ: صراط الجنان فی تفسیر القرآن تفاسیر بالماثور (۲۳) میں شمار کی جاتی ہے۔ ہم اس تفسیر کو امام احمد رضا خان بریلوی (م:۱۹۲۱ء) کے افکار کی نمائندہ تفسیر کہہ سکتے ہیں۔ مفسر اپنے مقدمے میں مآخذ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی کثیر کتابوں سے کلام اخذ کر کے سوائے چند ایک مقامات کے باحوالہ کلام لکھا گیا"۔(۲۴) مفتی نعیم الدین مرادآبادی (م:۱۹۴۸ء) اور مفتی احمد یار خان نعیمی (م:۱۹۷۱ء) کے علمی کام سے استفادے کا تذکرہ یوں کیا ہے:

"صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاہکار تفسیری حاشیہ "خزائن العرفان" تقریباً پورا ہی اس تفسیر میں شامل کر دیا گیا ہے اور اس کے مشکل الفاظ کو آسان الفاظ میں بدل کر کلام کی تخریج اور تحقیق بھی کر دی گئی ہے۔ نیز مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حاشیہ "نور العرفان" سے بھی بہت زیادہ مدد لی گئی ہے اور اس کے بھی اکثر و بیشتر حصے کو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے"۔[۲۵] قرآن مجید کی ہر آیت کے تحت دو ترجمے ذکر کیے گئے ہیں، ایک ترجمہ امام احمد رضا کا کیا ہوا کنز الایمان ہے اور دوسرا مفتی محمد قاسم کا اپنا کیا ہوا ترجمہ کنز العرفان ہے۔ اس ترجمہ میں مفسر نے زیادہ تر کنز الایمان سے ہی استفادہ کیا ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن کا انداز صراط الجنان میں کم دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ بعض جگہوں پر مفسر نے آیات کی تشریح میں قرآن مجید کے دیگر مقامات سے آیات درج کی ہیں[۲۶]۔ لیکن اکثر و بیشتر ایسا نہیں کیا گیا۔ جہاں تک کتب احادیث کا تعلق ہے، صحاح ستہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: يَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُحَرِّمُواْ طَيِّبَاتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوۤاْ إِنَّ ٱللَّهَ لاَ يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ۔[۲۷] "اے ایمان والو، جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمھارے اوپر حلال کی ہیں انھیں (اپنے اوپر) حرام مت ٹھراؤ اور نہ (ہی) حد سے بڑھو، بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا"۔[۲۸] مندرجہ بالا آیت کے تحت مفسر نے صحیح مسلم کی تین احادیث کا ترجمہ درج کیا ہے۔[۲۹] اس کے علاوہ مسند امام احمد بن حنبل[۳۰]، سنن ابن ماجہ[۳۱]، صحیح بخاری[۳۲] اور مستدرک حاکم[۳۳] سے اکثر مقامات پر اعتناء نظر آتا ہے۔ مفسر نے جن تفاسیر سے استفادہ کیا ہے ان میں تفسیر خازن[۳۴]، تفسیر جلالین[۳۵]، تفسیر طبری[۳۶]، روح البیان[۳۷]، مدارک[۳۸]، تفسیر قرطبی[۳۹]، قاضی ابو بکر جصاص کی احکام القرآن[۴۰] اور تفسیر کبیر[۴۱] زیادہ اہم ہیں۔ امام غزالی کی احیاء علوم الدین[۴۲] اور امام احمد رضا خان کے فتاویٰ رضویہ[۴۳] سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اس تفسیر میں لغت کی بنیادی کتب سے مدد نہیں لی گئی جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مفسر، قرآنی آیات کی تفسیر میں عربی لغت کو اہمیت نہیں دیتے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ بیسویں صدی کے معروف مفسر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی (م:۱۹۹۷ء) اپنی تفسیر تدبر قرآن میں لغت کو قرآن فہمی کے لیے ایک اہم داخلی وسیلہ کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ قرآنی زبان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جو شخص قرآن کی زبان کے ایجاز و اعجاز کا اندازہ کرنا چاہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دور جاہلیت کے شعراء و ادبا کے کلام کے محاسن و معایب کے سمجھنے کا ذوق پیدا کرے۔ اس کے بغیر کوئی شخص نہ تو یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ قرآن عربی زبان کے محاسن کا کیسا کامل نمونہ ہے اور نہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کے اندر وہ کیا سحر ہے جس نے تمام فصیحوں اور بلیغوں کو ہمیشہ کے لیے عاجز و درماندہ کر دیا"۔[۴۴] کتب لغت سے استفادہ کے حوالے سے مولانا اصلاحی تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: "میں نے جس لغت سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے وہ لسان العرب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب لسان، استعمالات اور شواہد و

مقصد کے لیے اس کی مراجعت کرنی چاہیے"۔[۴۵] اگر صراط الجنان کے مصنف اپنی تشریحات کی تائید میں بنیادی کتب لغت سے بھی استفادہ کرتے تو یقیناً علمی حلقوں میں ان کی کاوش کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوتا۔

سورتوں کا تعارف: ہر سورۃ کے آغاز میں اس کا جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الفلق کے تعارف میں سب سے پہلے اس کے مکی یا مدنی ہونے کا تعین کیا گیا ہے اور تفسیر خازن کے حوالے سے یہ بتایا گیا ہے کہ مدنی ہونے کا قول زیادہ صحیح ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ اس کا ایک رکوع اور پانچ آیات ہیں۔ "الفلق" نام رکھنے کی وجہ بیان کی گئی ہے نیز سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اسکے بعد دونوں سورتوں کا شان نزول بیان ہوا ہے اور آخر میں سورۃ الفلق کے مضامین اور سورۃ الاخلاص کے ساتھ مناسبت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔[۴۶] مفسر نے ہر سورۃ کے تعارف میں کم و بیش یہی اسلوب اختیار کیا ہے۔ سورۃ فاطر کے تعارف میں یہ لکھا ہے کہ اس میں پانچ رکوع ، پینتالیس آیتیں، 970 کلمے، 3130 حروف ہیں۔[۴۷] عصر حاضر کے مفسر قرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری (م:۱۹۹۸ء) نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں یہی اسلوب اختیار کیا ہے۔[۴۸] سورتوں کے تعارف کا یہ اسلوب عام قارئین کے لیے بے حد کشش کا باعث ہے۔ کیونکہ اس طرح مختصر وقت میں پوری سورت کا ایک نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

اسلوب تحریر: یہ تفسیر سادہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ مفسر نے اپنی علمی دھاک بٹھانے کے لیے مشکل الفاظ کا سہارہ نہیں لیا۔ الفاظ سے عاجزی اور انکساری عیاں ہوتی ہے۔ امت مسلمہ کا درد مفسر کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جس کا ایک عکس ان کی تفسیر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۴۶ کی تشریح میں لکھتے ہیں: "اس آیت کا حکم تو جنگ کے بارے میں ہے لیکن عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا چاہیے اور اتفاق و اتحاد کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ کفار کے ممالک تو آپس میں متحد ہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں میں باہمی اتحاد نظر نہیں آتا بلکہ ان کا حال یہ ہو چکا ہے کہ اگر کفار کسی مسلمان ملک پر ظلم و ستم کریں تو دوسرے ملک کے مسلمان اپنے مسلم بھائیوں کا ساتھ دینے اور ان کافروں کے خلاف بر سر پیکار ہونے کی بجائے وہ بھی کافروں کا ساتھ دیتے ہیں"۔[۴۹] مندرجہ بالا تحریر یہ واضح کررہی ہے کہ مفسر اپنا مدعا بیان کرنے کے لیے آسان الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ اکثر مقامات پر اللہ رب العزت کے نام کے ساتھ "عزوجل" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، حضور اکرم ﷺ کے نام کے ساتھ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے الفاظ، دیگر انبیاء کے ناموں کے ساتھ "علیہ الصلوۃ والسلام" جبکہ صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنھم" اور اولیائے کرام کے ناموں کے ساتھ "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین" کے الفاظ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مفسر کا یہ انداز تحریر جہاں حسن ادب کی عکاسی کرتا ہے وہیں قاری کے لیے تربیت کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔

احکام و مسائل کے بیان میں مفسر کا اسلوب: مفتی محمد قاسم کا تعلق فقہ حنفی سے ہے اس لیے شرعی احکامات بیان کرتے وقت فقہ حنفی کو ترجیح دیتے ہیں۔ امام احمد رضا خان کی آراء کو مسائل کے بیان میں بے حد اہمیت دی گئی ہے۔ نیز قارئین کو مولانا محمد امجد اعظمی کی کتاب بہار

شریعت کی طرف مراجعت کی بھی دعوت دیتے ہیں۔ سورۃ المائدہ کی تفسیر میں جہاں قسم کی اقسام اور کفارہ بیان کیا ہے وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ "مزید تفصیل جاننے کے لیے بہار شریعت حصہ 9 سے "قسم کا بیان" مطالعہ فرمائیں"۔[۵۰] سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَآتُواْ ٱلْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً۔[۵۱] "اور یتیموں کا مال (جو تمھاری تحویل میں ہو) ان کے حوالے کر دو اور ان کے پاکیزہ (اور عمدہ) مال کو (اپنے ناقص اور) برے مال سے نہ بدلو۔ اور نہ ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ۔ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے"۔[۵۲] محولہ بالا آیت کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفسیر نے یتیموں سے متعلق چند اہم مسائل بیان کیے ہیں۔

1۔ یتیم کو تحفہ دے سکتے ہیں مگر اس کا تحفہ نہیں لے سکتے۔

2۔ کوئی شخص فوت ہو اور اس کے ورثہ میں یتیم بچے بھی ہوں تو اس ترکے سے تیجہ، چالیسواں، نیاز، فاتحہ اور خیرات کرنا سب حرام ہے اور لوگوں کا یتیموں کے مال والی اس نیاز، فاتحہ کے کھانے کو کھانا بھی حرام ہے۔ یہ مسئلہ بہت زیادہ پیش آنے والا ہے لیکن افسوس کہ لوگ بے دھڑک یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں۔

3۔ ایسے موقع پر جائز نیاز کا طریقہ یہ ہے کہ بالغ ورثاء خاص اپنے مال سے نیاز دلائیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہاں وہ دعوت مراد نہیں ہے جو تدفین کے دن یا سوئم کے دن کی پکائی جاتی ہے کیونکہ وہ دعوت تو بہر صورت ناجائز ہے خواہ اپنے مال سے کریں۔ مسئلہ: تیجہ، فاتحہ کا ایصال ثواب جائز ہے لیکن رشتہ داروں اور اہل محلہ کی جو دعوت کی جاتی ہے، یہ ناجائز ہے، وہ کھانا صرف فقراء کو کھلانے کی اجازت ہے۔ اس کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لیے فتاویٰ رضویہ کی نویں جلد سے ان دو رسائل کا مطالعہ فرمائیں (1) الحجۃ الفائحہ لطیب التعیین والفاتحہ (دن متعین کرنے اور مروجہ فاتحہ، سوئم وغیرہ کا ثبوت) (2) جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام موت (کسی کی موت پر دعوت کرنے کی ممانعت کا واضح بیان)[۵۳] مسائل کے بیان کا مندرجہ بالا انداز اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ مفسر فقہی معاملات میں اپنے مسلک کے اکابرین پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہیں اور اپنی تفسیر میں دیگر آراء کے حامل فقہاء کے دلائل کو تقابلی انداز میں پیش نہیں کرتے۔ اگر دلائل کا تجزیہ کرنے کے بعد اپنا مؤقف پیش کیا جاتا تو زیادہ قابل ستائش ہوتا۔

اصلاحی مواد کا کثرت سے استعمال: تفسیر صراط الجنان کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انسانیت کی اصلاح کا مواد کثرت سے شامل کیا گیا ہے۔ چونکہ مفسر کا تعلق ایک اصلاحی جماعت (دعوت اسلامی) سے ہے اور اس تفسیر کے قارئین کی اکثریت بھی اسی جماعت سے ہے اس لیے اپنی جماعت کے لوگوں کی اصلاح کے لیے اصلاحی مواد شامل کیا گیا ہے۔ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلاَ يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً[۵۴] "اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو"۔[۵۵] غیبت کے حوالے سے مفسر نے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ آغاز میں شان نزول بیان کیا ہے، اس کے بعد غیبت کی مذمت سے متعلق چار احادیث بیان کی ہیں، آخر میں اس برائی سے متعلق شرعی مسائل بیان کیے

ہیں۔[۵۶]سورۃ المومنون میں ارشاد ربانی ہے:وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنِ ٱللَّغْوِ مُّعْرِضُونَ۔[۵۷]"اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں"۔[۵۸]مندرجہ بالا آیت میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کی یہ خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ مفتی محمد قاسم اس آیت کے ضمن میں زبان کی حفاظت کرنے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"یاد رہے کہ زبان کی حفاظت و نگہداشت اور فضولیات و لغویات سے اسے باز رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ زیادہ سرکشی اور سب سے زیادہ فساد و نقصان اسی زبان سے رونما ہوتا ہے اور جو شخص زبان کو کھلی چھٹی دے دیتا اور اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے"۔[۵۹]الغرض پوری دیانت داری کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انسانیت کی اصلاح کے حوالے سے یہ تفسیر بہت عمدہ ہے۔

مسلکی دفاع: صاحب تفسیر کا تعلق بریلوی نقطہ نظر کے حامل اہل علم سے ہے اور وہ اپنی تفسیر میں مختلف مقامات پر اپنے نظریات کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ۔[۶۰]"تم فرماؤ: میں ظاہراً تمھاری طرح ایک بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے"۔[۶۱]مندرجہ بالا ترجمہ صاحب تفسیر کا اپنا ہے اور اس میں لفظ "ظاہراً" قابل توجہ ہے۔ یہ لفظ مفسر کی سوچ کی بھرپور نمائندگی کر رہا ہے۔ سورۃ الکھف کی اس آیت کی تشریح میں امام احمد رضا خان کی کتاب فتاویٰ رضویہ سے تفصیلی عبارت نقل کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں:"انبیاء علیھم السلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انھیں اوروں کی مثل سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا جاننا ظاہر بینوں (اور) کور باطنوں کا دھوکہ ہے (اور) یہ شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں۔۔۔۔ان کا کھانا پینا سونا یہ افعال بشری اس لیے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا"۔[۶۲]سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ۔[۶۳]"کہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے"۔[۶۴]آنجناب ﷺ کے علم غیب کے حوالے سے مفسر نے مندرجہ بالا آیت کی تشریح میں علامہ نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری کا یہ قول نقل کیا ہے:"ارشاد ہوا کہ "اے نبی: فرما دو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں" یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے میرے پاس نہیں (بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں) تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے حضور اقدس ﷺ کے پاس ہیں مگر حضور پر نور ﷺ لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں (اس لیے آپ ﷺ نے ان سے ایسا فرمایا) اور وہ خزانے "تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا علم" ہیں، حضور اکرم ﷺ نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا "میں نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے، ورنہ حضور اقدس ﷺ تو خود فرماتے ہیں "مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کا علم مجھے عطا کیا گیا"۔[۶۵]نور و بشر اور

علم غیب کی بحث میں مفتی محمد قاسم اپنے نقطہ نظر کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کمی بہرحال محسوس ہوتی ہے کہ انہوں نے دوسرے نقطہ نظر کے دلائل پیش نہیں کیے۔ اگر تقابلی انداز میں افکار کا تجزیہ پیش کیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔

اولیاء کرام کے اقوال سے استفادہ: صراط الجنان میں اولیاء کرام کے اقوال کثرت سے بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً پانچویں جلد میں صاوی کے حوالے سے امام بوصیری کا یہ قول درج ہوا ہے: "حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقیبوں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو فضیلت میں صحابہ کرامؓ کی طرح ہو"۔[۶۶] اسی طرح تفسیر روح البیان سے حضرت ابراہیم خواص کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: دل کی دوا یہ پانچ چیزیں ہیں۔ (1) غور و فکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا، (2) بھوکا رہنا، (3) رات میں نوافل ادا کرنا، (4) سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنا، (5) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا[۶۷] اقوال اولیاء کے مطالعہ سے دلوں میں نرمی آتی ہے۔ مفتی محمد قاسم نے معروف کتب سے اقوال کا انتخاب کر کے ایک بڑی علمی خدمت سرانجام دی ہے۔

خلاصہ کلام: عصر حاضر میں نوجوان نسل کی اصلاح کے لیے یہ تفسیر بیحد اہمیت رکھتی ہے۔ بہت آسان پیرائے میں قرآن مجید کی تشریح پیش کی گئی ہے۔ مفسر نے حضور اکرم ﷺ کے عشق میں ڈوب کر یہ کام سرانجام دیا ہے۔ جہاں بھی آنجناب ﷺ کا تذکرہ آیا ہے مفسر کا قلم ادب واحترام کا حق ادا کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ پیچیدہ مسائل اور دقیق بحثوں سے صرف نظر کر کے اسے عوام الناس کے لیے قابل اعتناء بنایا گیا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔ اختلافی مسائل سے اگرچہ کافی حد تک اجتناب کیا گیا ہے لیکن پھر بھی اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ تفسیر بریلوی مکتبہ فکر کی نمائندہ تفسیر ہے۔ مفسر نے امام احمد رضا خان کے ترجمہ قرآن کو بہت خوبصورتی کے ساتھ زبان کی معمولی تبدیلیوں کے ساتھ کنز العرفان کے نام کے ساتھ اپنی تفسیر میں شامل کیا ہے۔ عوام الناس کی قرآن فہمی کے لیے یہ ایک اچھی کاوش ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تفسیر کو تعلیمی اداروں تک پہنچایا جائے تاکہ طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں۔ مزید یہ کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ لوگ جو اردو زبان سے واقف ہیں اور قرآن کے پیغام سے نابلد ہیں، انہیں اس تفسیر سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ قرآن کا پیغام سمجھ سکیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ البقرۃ:۱۸۵

۲۔ القادری، ڈاکٹر محمد طاہر، عرفان القرآن، منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۵۱-۵۲

۳۔ سورۃ الاسراء:۹

۴۔ القادری، ڈاکٹر محمد طاہر، عرفان القرآن، ص ۴۸۲

۵۔ مولانا محمد الیاس قادری ۱۹۵۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۸۱ء میں ایک غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی جس کا مقصد قرآن وسنت کی تبلیغ ہے۔ (مزید تفصیلات کے لیے: غیر سیاسی اسلامی تحریکیں، ڈاکٹر غلام حیدر، اقراء پبلیکیشنز، فیصل آباد)

6. ur.wikipedia.org/wiki/محمد-قاسم-قادری.dated 20-8-2020

۷-القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،مکتبہ المدینہ باب المدینہ ،کراچی،۱۴۳۴ھ،۱۱-۱۴:۱

۸۔ایضاً،۱۲:۱

۹۔سورۃ حٰم السجدہ:۴۲

۱۰۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن(ترجمہ کنزالعرفان)،۱۲:۱

۱۱۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۱۶۔۱۷:۱

۱۲۔ایضاً،۱۷۔۱۸:۱

۱۳۔بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،کتاب فضائل القرآن،باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ،دارالسلام للنشر والتوضیح،الریاض،۱۴۲۰ھ،ح:۵۰۲۷

۱۴۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۲۰۔۲۲:۱

۱۵۔ایضاً،۲۴:۱

۱۶۔بریلوی،احمد رضا خان،فتاویٰ رضویہ،رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ،پاکستان،۲۰۰۴ء،۲۶:۴۳۹

۱۷۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۲۵:۱

۱۸۔ایضاً،۲۶۔۲۷:۱

۱۹۔ایضاً،۲۷:۱

۲۰۔ایضاً

۲۱۔ایضاً،۲۸۔۳۴:۱

۲۲۔ایضاً،۳۴۔۳۶:۱

۲۳۔ایسی تفسیر جس میں قرآن وسنت،اقوال صحابہؓ اور تابعین،سیر وتاریخ کی مستند روایات کو ہی مد نظر رکھا جائے۔اس قسم کی تفسیر کو تفسیر منقول بھی کہتے ہیں۔
https://www.jasarat.com/blog/2019/01/10/maulana-jehan-yaqoob-9/

۲۴۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۳۵:۱

۲۵۔ایضاً

۲۶۔ایضاً،۳۳:۷

۲۷۔سورۃ المائدہ:۸۷

۲۸۔القادری،ڈاکٹر محمد طاہر،عرفان القرآن،ص ۲۱۱

۲۹۔القادری،ابو صالح محمد قاسم،صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۱۵۔۱۶:۳

۳۰۔ایضاً،۲۰:۳

۳۱۔ایضاً،۲۱:۳

۳۲۔ایضاً،۳۸:۳

۳۳۔ایضاً،۲۵:۳

۳۴۔ایضاً،۵۷:۴

۳۵۔ایضاً

۳۶۔ایضاً،۶۲:۴

۳۷۔ایضاً،۶۴:۴

۳۸۔ایضاً،۶۸:۴

۳۹۔ ایضاً،۷۱:۴
۴۰۔ ایضاً،۷۲:۴
۴۱۔ ایضاً،۲۳:۷
۴۲۔ ایضاً،۳۴:۷
۴۳۔ ایضاً،۲۰:۷
۴۴۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۴۰۳ھ، ص ۱۵
۴۵۔ ایضاً، ص ۱۷
۴۶۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۸۶۶۔۸۶۹:۱۰
۴۷۔ ایضاً،۱۶۸:۸
۴۸۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، تعارف سورۃ الرحمٰن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۱۴۰۰ھ،۶۳:۵
۴۹۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۲۰:۴
۵۰۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۱۹:۳
۵۱۔ سورۃ النساء:۲
۵۲۔ جالندھری، فتح محمد، ترجمہ قرآن کریم، قرآن سوسائٹی پاکستان، گجرات، ۲۰۰۸ء، ص ۹۴۔۹۵
۵۳۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۱۴۳:۲
۵۴۔ سورۃ الحجرات:۱۲
۵۵۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۲۰۱۷ء، ص ۹۹۹۔۱۰۰۰
۵۶۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۴۳۹۔۴۴۳:۹
۵۷۔ سورۃ المومنون:۳
۵۸۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص ۷۴۳
۵۹۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۴۹۹۔۵۰۰:۶
۶۰۔ سورۃ الکھف:۱۱۰
۶۱۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن (ترجمہ کنزالعرفان)،۵۱:۶
۶۲۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۵۲:۶
۶۳۔ سورۃ الانعام:۵۰
۶۴۔ جالندھری، فتح محمد، ترجمہ قرآن کریم، ص ۱۶۴
۶۵۔ القادری، ابو صالح محمد قاسم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن،۱۱۲۔۱۱۳:۳
۶۶۔ ایضاً،۳۱۹:۵
۶۷۔ ایضاً،۳۲۵:۵

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.